”جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی، اس نے کفر کیا۔“ حدیث پاک کی وضاحت

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Fsd-8394 تاریخ: 07-07-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا یہ حدیث ہے ؟”جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی، تحقیق اس نے کفر کیا۔“ اگر یہ حدیث ہے، تو اس میں کفر سے کیا مراد ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں بیان کردہ روایت حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔ جان بوجھ کر نماز ترک کرنے والا حقیقت میں کافر نہیں، بلکہ فاسق وفاجر اور کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا ہے۔ اس حدیث پاک اور اسی طرح دوسری احادیث جن میں بے نمازی کو کافر کہا گیا ہے، ان کی علمائے کرام اور محدثین نے درج ذیل تشریحات بیان کی ہیں:

(1) بے نمازی کو زجر و توبیخ کی وجہ سے کافر کہا گیا۔

(2) نماز چھوڑنے والا عمل کافروں جیسا ہے کہ وہ بھی نماز نہیں پڑھتے۔

(3) نماز کو ترک کرنا بے نمازی کو کفر تک پہنچا دے گا۔

(4) نماز چھوڑنے کو حلال سمجھ کر ترک کرتا ہے، یہ حقیقت میں کفر ہے۔

(5) کفر کی سزا کا مستحق ہے۔

(6) نماز کی فرضیت کا منکر ہے۔ یہ حقیقت میں کفر ہے۔

(7) بے نمازی پر کفر کا خوف ہے۔

(8) کفر سے کافر ہونے والا معنیٰ مراد نہیں، بلکہ کفرانِ نعمت اور ناشکری ہے۔

مجمع الزوائد میں ہے: "عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ترك الصلاة متعمدا فقد كفر جهارا" ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی، تحقیق اس نے اعلانیہ کفر کیا۔

(مجمع الزوائد، جلد2، صفحہ13، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

نماز کو ترک کرنے والا کافر نہیں، جیسا کہ ارشاد الساری میں ہے: "وليس المراد أن تركه لذلك مخرج له من دين الإسلام" ترجمہ: یہ مراد نہیں ہے کہ اس حدیث کی وجہ سے نماز کو چھوڑنا، بے نمازی کو اسلام سے خارج کر دے گا۔

(إرشاد الساری لشرح صحیح البخاری، جلد2، صفحہ442، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) **لکھتے ہیں:** "اور اس طرف (یعنی تارک نماز کافر نہیں) بحمد اللہ نصوص شرعیہ سے وہ دلائل ہیں جن میں اصلاً تاویل کو گنجائش نہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد5، صفحہ105، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بے نمازی کو زجر و توبیخ کے لیے کافر قرار دیا گیا، جیسا کہ شارِح بخاری، **علامہ بدر الدین عینی** رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 855ھ / 1451ء) **لکھتے ہیں:** "إنما هو توبيخ لفاعله وتحذير له من الكفر أي سيؤديه ذلك إليه إذا تهاون بالصلاة" ترجمہ: بے شک حدیثِ پاک میں بے نمازی کو تنبیہ کرنے اور کفر سے ڈرانے کے لیے کافر کہا گیا ہے یعنی نماز چھوڑنا، اسے کفر تک پہنچا دے گا، جبکہ وہ نماز کو ہلکا جانتا ہو۔

(عمدۃ القاری، جلد6، صفحہ94، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

نماز کو ترک کرنا، بے نمازی کو کفر تک پہنچا دے گا، جیسا کہ **علامہ عبد الرؤف مناوی** رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1031ھ) **لکھتے ہیں:** "قارب ان يكفر فان تركها جاحدا لوجوبها كفر حقيقة" ترجمہ: قریب ہے کہ (بے نمازی) کفر میں پڑ جائے، پس اگر اس نے نماز کے وجوب کا انکار کرتے ہوئے، نماز کو چھوڑا، تو اس نے حقیقت میں کفر اختیار کیا۔

(التیسیر شرح الجامع الصغیر، جلد2، صفحہ409، مطبوعہ مکتبۃ الامام الشافعی، ریاض)

نماز چھوڑنے والا عمل کافروں جیسا ہے کہ وہ بھی نماز نہیں پڑھتے، جیسا کہ فیض القدیر میں ہے: ” قارب أن ينخلع عن الإيمان بسقوط عماده كما يقال لمن قارب البلد إنه بلغها أو فعل فعل الكفار وتشبه بهم لأنهم لا يصلون “ترجمہ: قریب ہے کہ نماز چھوڑنے والا شخص دین کے ستون نماز کو گرانے کے سبب ایمان سے خارج ہو جائے، جیسا کہ جب کوئی شخص شہر کے قریب پہنچ جائے ، تو اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ شہر میں پہنچ گیا، یا پھر کفر سے مراد یہ ہے کہ نماز چھوڑنے والے نے کافروں کے عمل جیسا عمل کیا اور ان سے مشابہت اختیار کی، کیونکہ کافر بھی نماز نہیں پڑھتے۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، جلد6، صفحہ102، مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ الکبری، مصر)

بے نمازی نماز چھوڑنے کو حلال سمجھ کر ترک کرتا ہے، جیسا کہ امام شرف الدین نَوَوِی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 676ھ / 1277ء) لکھتے ہیں: ” أنه محمول على المستحل، أو على أنه قد يؤول به إلى الكفر أو أن فعله فعل الكفار “ترجمہ: نماز چھوڑنے کو حلال جان کر ترک کرنے پر محمول ہے، یا یہ مراد ہے کہ یہ عمل اسے کفر تک پہنچا دے گا، یا پھر اس نے کفار کے عمل جیسا عمل کیا ہے۔

(المنہاج مع الصحیح لمسلم، جلد2، صفحہ71، مطبوعہ دار إحیاء التراث العربي، بیروت)

بے نمازی کفر کی سزا کا مستحق ہے، نماز کی فرضیت کا منکر ہے، بے نمازی پر کفر کا خوف ہے اور کفر سے مراد کفران نعمت اور ناشکری ہے، جیسا کہ علامہ علی قاری حنفی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 1014ھ / 1605ء) لکھتے ہیں: ” من ترك الصلاة متعمداً فقد كفراى استحق عقوبة الكفر فإنه فسر بأنه قارب الكفر أو شابه عمل الكفرة أو يخشى عليه الكفر أو المراد بالكفر الكفران أو محمول على ما إذا استحل تركه أو نفى فرضيته أو على الزجر الشديد والتهديد والوعيد “ترجمہ: جس نے نماز کو ترک کیا، تحقیق اس نے کفر کیا یعنی وہ بے نمازی کفر کی سزا کا مستحق ہوا، اس حدیث کی یہ تشریح بھی کی گئی ہے کہ (بے نمازی) کفر کے قریب ہے، اس کا یہ عمل کافروں والا عمل ہے، (بے نمازی) پر کفر کا خوف ہے، حدیث پاک میں کفر سے کافر ہونے والا معنی مراد نہیں، بلکہ ناشکری والا (لغوی معنی) مراد ہے، حدیث کا مرادی معنی یہ ہے کہ وہ نماز کے ترک کو حلال

جانتا ہو، نماز کی فرضیت کا انکار کرتا ہو، یا حدیث ڈرانے، ڈانٹنے اور وعید پر محمول ہو گی۔

(مرقاۃ المفاتیح، جلد 7، صفحہ 5، مطبوعہ کوئٹہ)

مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1391ھ / 1971ء) لکھتے ہیں: ”اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بے نمازی قریب کفر ہے یا اس پر کفر پر مرنے کا اندیشہ ہے یا ترکِ نماز سے مراد نماز کا انکار ہے یعنی نماز کا منکر کافر ہے۔“

(مرأۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 353، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: ”اور اس طرف (یعنی تارک نماز کافر نہیں) بحمد اللہ نصوص شرعیہ سے وہ دلائل ہیں جن میں اصلاً تاویل کو گنجائش نہیں، بخلاف دلائل مذہب اول (یعنی تارک نماز کافر ہے) کہ اپنے نظائر کثیرہ کی طرح استحلال واستخفاف وجحود وکفران وفعل مثل فعل کفار وغیرہا تاویلات کو اچھی طرح جگہ دے رہے ہیں یعنی فرضیتِ نماز کا انکار کرے یا اُسے ہلکا اور بے قدر جانے یا اُس کا ترک حلال سمجھے، تو کافر ہے یا یہ کہ ترکِ نماز سخت کفرانِ نعمت وناشکری ہے۔“کما قال سیدنا سلیمٰن علیہ الصلاۃ والسلام لیبلونی ءاشکر ام اکفر“ جیسا کہ سیدنا سلیمٰن علیہ السلام نے فرمایا ”تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر گزار بنتا ہوں یا ناشکرا“ یا یہ کہ اُس نے کافروں کا سا کام کیا“ الی غیر ذلک مما عرف فی موضعہ ومن الجادۃ المعروفۃ ردالمحتمل الی المحکم لاعکسہ کمالا یخفی فیجب القول بالاسلام“ اس کے علاوہ اور بھی توجیہات ہیں جن کی تفصیل ان کے مقام پر ملے گی، اور معروف راستہ یہی ہے کہ محتمل کو محکم کی طرف لوٹایا جائے، نہ کہ اس کا اُلٹ، جیسا کہ ظاہر ہے، اس لیے اسلام کا ہی قول کرنا پڑے گا۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 5، صفحہ 105-106، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

18 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ / 07 جولائی 2023ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے